پروفیسر عابد صدیق (بہاولپور)

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

ہر دعویٰ اظہار ز بس عجزِ بیاں ہے
بے مدحتِ شہ لفظ، فقط ننگِ زباں ہے
الحمد! مرے شعر کا منصب تری توصیف
والشکر! ترا ذکر مرا محورِ جاں ہے
بے سمت جو ہو سیر تو آوارہ خرامی
میرے لیے قبلہ ترے پاؤں کا نشاں ہے
اُسوہ ہے ترا یاوریٔ بخت کا حاصل
تقلید تری باعثِ فوزِ دو جہاں ہے
شاہی کا سزا وار تو میرے دل و جاں کی
اور تیری غلامی مرا تمغا و نشاں ہے
ہے تیری شفاعت سے یہ امید سبھی کو
اُمت کو تری آتشِ دوزخ سے اماں ہے
تو زیب دہِ باغِ دو عالم، گلِ خوش رنگ
تو بادشہِ سلطنتِ کون و مکاں ہے
تو وسعتِ عالم کو محیطِ ابر کرم ہے
خلقت کے لیے فیض کا دریائے رواں ہے
عابد کوئی لے جائے وہاں مجھ کو اڑا کے
وہ پوچھ رہے ہیں مرا دیوانہ کہاں ہے

راشد محمود اثر (ملتان)

اصحاب رسول رضی اللہ عنہم

رنگِ مہرو ولا
سر تا سر، پا بہ پا
اختران رسول
صحنِ مسلم کے پھول
سب کے سب کہکشاں
روشنی کے نشاں
وہ نہیں تھے جدا
ان سے راضی خدا
وہ قناعت پسند
ان کی ہمت بلند
ان کی فطرت سلیم
ان کی سیرت عظیم
ان کے دل میں خدا
ان کی جاں مصطفیٰ
روشنی کی امنگ
زندگی کی ترنگ
نور سی چاشنی
نیکیوں کے دھنی
وہ تھے صدق و صفا
فقر میں بھی سخا
وہ نبی کے ندیم
وہ مدبر، فہیم
دوستی میں سحاب
وہ عدو پر عذاب
وہ بہادر جری
ان کی باتیں کھری
منطقی گفتگو.....
چارہ گر نرم خو
خوبصورت، حسیں
سب کی روشن جبیں
اِک شگفتہ ہنسی
شبنمی شبنمی
عجز کی انتہا
وہ تھے کامل حیا
موت کی جستجو
ہر گھڑی دو بدو
دیں کے پرچم ہیں وہ
مثل مرہم ہیں وہ